

**IN THE SUPREME COURT OF PAKISTAN**  
(Appellate Jurisdiction)

Present:  
MR. JUSTICE JAWWAD S. KHAWAJA  
MR. JUSTICE GULZAR AHMED  
MR. JUSTICE MUHAMMAD ATHER  
SAEED

**CRIMINAL PETITION NO.240 OF 2012**

(Against the order dated 07.06.2012 of the  
Lahore High Court, Lahore passed in  
Crl.Misc.No. 1496-B-2012)

Salamat Ali alias Chaama

... **Petitioner**

**VERSUS**

The state and another.

... **Respondents**

For the Petitioner:

Mr. Maqbool Elahi Malik, ASC

For Respondent No.1:

Mr. Asjad Javed Ghural, Addl.PG.Pb.

For Respondent No.2:

Mr. Munir Ahmed Bhatti, ASC

Date of Hearing:

31.08.2012

**ORDER**

**Jawwad S. Khawaja, J.** The petitioner seeks bail in the case FIR No.417 dated 20.06.2011 under Sections 324, 427, 148, 149, 337-F(vi) PPC registered at Police Station city Muridkaey, District Sheikhupura. The order which has been passed by the learned trial court on 21.07.2012 is reproduced below in *extenso*:-

ملک زمان ایڈووکیٹ حاضر:

کوئٹل ملازمین یانی ہیں کہ ایک درخواست مستقل معافی حاضری فوری میں داخل کی تھی جس پر کہ وہ بحث کر چکے ہیں۔ جو کہ بحث 03-04-12 مسائل ملازمان ہو چکی تھی۔ اور کوئٹل مستفیض نے بحث کے لئے موقع مانگا تھا اس لئے اس درخواست پر پہلے فیصلہ کیا جائے۔

اس بات پر کوئٹل ملازمان کو apprise کیا گیا ہے کہ وہ بحث سائبہ presiding court کے سامنے کر چکے ہیں اس عدالت کے چارج assume کرنے کے بعد بحث نہ تو کوئٹل ملازمان نے کی اور نہ ہی کسی تاریخ پر اس بابت انہوں نے کبھی عدالت کے سامنے اس بات یا درخواست press نہ کی ہے اس لئے آج ملازمان بھی موجود ہیں اور شہادت استغاثہ بھی موجود ہے اس لئے کوئٹل سے کہا گیا ہے کہ وہ شہادت مستفیض قلمبند کروائیں بحث بر درخواست آئندہ تاریخ پر ساعت کی جائے گی اس پر کوئٹل ملازمان یانی ہیں کہ عدالت اس کیس میں ذاتی دلچسپی لے رہی ہے۔ اور وہ ناسازی طبع کے باعث شہادت کروانے کے لئے روزمرہ عدالت پر کھڑے بھی نہ ہو سکتے ہیں اس لئے آج التوا دیا جائے اور یہ کہ اس عدالت کے اس کیس میں ذاتی دلچسپی لینے کے باعث اب کچھ اور سی ہوگا شہادت نہ ہوگی جس کے نتائج عدالت کے لئے کچھ بھی ہو سکتے ہیں کوئٹل ملازمان کا رویہ مناسب نہ ہے اور انہیں کہا گیا ہے کہ وہ اپنا رویہ درست کریں اور عدالت کو دھمکانے کے بجائے اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری پوری کریں جس پر وہ دوبارہ یانی ہیں کہ عدالت کا جودل چاہے وہ ضبط تحریر میں لاتی رہے اور وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب کچھ لکھا جائے مگر ان کا معذہ خراب ہے وہ شہادت نہ کروا سکتے ہیں التوا دیا جائے۔

اس وقت دو بج چکے ہیں اور وقت عدالت بوجہ رمضان المبارک ختم ہو چکا ہے لہذا کارروائی مقدمہ بغرض شہادت استغاثہ کی پتھر 26.07.12 کی جاتی ہے۔

اس مرحلہ پر کونسل ملزمان بیانی ہیں کہ ان کے ملازم کی درخواست ضمانت 27 تاریخ کے لئے مقرر رو برو قاض عدالت عظمیٰ ہے اس لئے اس تاریخ سے پہلے وہ کسی طور بھی شہادت قلمبند نہ ہونے دیں گے چاہے عدالت جو مرضی کرے اس لئے آئندہ تاریخ مقدمہ مذکورہ بالا تاریخ کے بعد کی مقرر کی جائے۔ قاض کونسل کا رویہ انتہائی غیر مناسب اور ----- ہے اور عدالتی روایات کے برعکس ہے ان کو سمجھایا گیا کہ وہ اپنے اور عدالتی وقار کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے شہادت قلمبند کرنے میں مکمل تعاون کریں تاکہ اس مقدمہ میں حسب ڈائریکشن جلد فیصلہ کیا جاسکے ان کو مزید بتایا گیا ہے کہ عدالت کو اس مقدمہ میں کوئی دلچسپی نہ ہے اور اگر وہ عدالت کے رویہ سے مطمئن نہ ہیں تو برطانیہ قانون اپنی دادرسی بابت منطقی مقدمہ مجاز فورم پر حاصل کر سکتے ہیں۔

2. It is obvious that the learned trial Court exercised extreme patience and restraint but counsel retained by the petitioner adopted an attitude which has hindered the administration of justice. Mr. Maqbool Elahi Malik learned Sr. ASC candidly stated that the attitude of counsel for the petitioner before the learned trial Court was most improper and should not be countenanced. Upon being questioned we have been informed that Malik haider Zaman, Advocate Continues to be the counsel of the petitioner even to date. Learned counsel for the petitioner has argued that the testimony of even one witness has not been recorded in the case so far. This contention is of little relevance considering the attitude of the contention is of little relevance considering the attitude of the petitioner's counsel noted in the order reproduced above. Learned counsel for the petitioner states that consequences of such attitude should not be visited on the petitioner, who according to him, had acquired a statutory right to bail under Section 497 CR.P.C.

3. In support of his contention, he referred to the cases titled Rahim Bux and others versus The State (PLD 1986 Karachi 224) & Zahid Hussain Shah versus The State (PLD 1995 SC 49). We have gone through the cited precedents and note that the same do not apply in the circumstances of the present case because the same are clearly distinguishable on facts. In the present case the petitioner acting through and represented by his counsel has actually obstructed the progress of the case. This was not the situation in the precedents cited by learned counsel for the petitioner. The petitioner by retaining the same counsel has, in effect, adopted and condoned the attitude of his counsel. The contention of the learned counsel for the petitioner is, therefore, misconceived as the present petition has itself demonstrated

that the concession of bail or the discretionary exercise of our jurisdiction under Article 185 of the Constitution should not be exercised in view of what has been stated above and in the order of the learned trial Court dated 21.07.2012.

4. A competent, diligent and ethical Bar is an indispensable component of our judicial system. This system cannot function properly if Members of the Bar do not adhere to the code of conduct prescribed under the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973.

5. This petition is, therefore, dismissed. A copy of the order shall be sent to the Punjab Bar Council for disciplinary proceedings against Malik Haider Zaman. A copy of the order shall also be sent to Hon'ble the Chief Justice of the Lahore High Court. We would like to express our appreciation for the dignified and firm approach taken by the learned trial Court in the face of provocation and trying circumstances. The office shall send a copy of this order to the learned trial Judge who was the Presiding Officer at the trial on 21.7.2012.

Judge

Judge

Judge

Islamabad, the:  
31<sup>st</sup> August, 2012.

سپریم کورٹ آف پاکستان  
(Appellate Jurisdiction)

بیٹج:

جناب جسٹس جواد ایس خواجہ، جج  
جناب جسٹس گلزار احمد، جج  
جناب جسٹس محمد اطہر سعید، جج

Criminal Petition No. 240 of 2012

(مقدمہ نمبر 1496-B-2012-Crl. Misc. No. میں)

لاہور ہائی کورٹ کے حکم نامے مورخہ 07.06.2012 کے خلاف)

درخواست گزار: سلامت علی عرف چما

بنام

جواب دہندگان: سرکار اور دوسرے

منجانب درخواست گزار: جناب مقبول الہی ملک، اے ایس سی

منجانب جواب دہندہ 1: جناب اسجد جاوید گھرال، ایڈیشنل پی جی پنجاب

منجانب جواب دہندہ 2: جناب منیر احمد بھٹی، اے ایس سی

تاریخ سماعت: 31 اگست 2012

حکم نامہ

جواد ایس خواجہ، جج: مدعی مقدمہ نمبر 417 FIR No. بتاریخ 20.06.11 زیر دفعات 148، 149، 427، 324،  
PPC، 337-F(vi) ضلع شیخوپورہ، تھانہ مرید کے میں ضمانت چاہتا ہے۔ ٹرائل کورٹ 21.07.12 کا حکم درج ذیل

ہے۔

ملک زمان ایڈووکیٹ حاضر:

کونسل ملزمان بیانی ہیں کہ ایک درخواست مستقل معافی حاضری فوری میں داخل کی تھی جس پر کہ وہ بحث  
کر چکے ہیں۔ جو کہ بحث 03-04-12 مسائل/ملزمان ہو چکی تھی۔ اور کونسل مستغیث نے بحث کے  
لئے موقع مانگا تھا اس لئے اس درخواست پر پہلے فیصلہ کیا جائے۔

اس بات پر کونسل ملزمان کو apprise کیا گیا ہے کہ وہ بحث سابقہ presiding court کے سامنے

کر چکے ہیں اس عدالت کے چارج assume کرنے کے بعد بحث نہ تو کونسل ملزمان نے کی اور نہ ہی کسی تاریخ پر اس بابت انہوں نے کبھی عدالت کے سامنے اس بات یا درخواست press نہ کی ہے اس لئے آج ملزمان بھی موجود ہیں اور شہادت استغاثہ بھی موجود ہے اس لئے کونسل سے کہا گیا ہے کہ وہ شہادت مستغیث قلمبند کروائیں بحث بردرخواست آئندہ تاریخ پر سماعت کی جائے گی اس پر کونسل ملزمان بیانی ہیں کہ عدالت اس کیس میں ذاتی دلچسپی لے رہی ہے۔ اور وہ ناسازی طبع کے باعث شہادت کروانے کے لئے روسٹرم عدالت پر کھڑے بھی نہ ہو سکتے ہیں اس لئے آج التوا دیا جائے اور یہ کہ اس عدالت کے اس کیس میں ذاتی دلچسپی لینے کے باعث اب کچھ اور ہی ہوگا شہادت نہ ہوگی جس کے نتائج عدالت کے لئے کچھ بھی ہو سکتے ہیں کونسل ملزمان کا رویہ مناسب نہ ہے اور انہیں کہا گیا ہے کہ وہ اپنا رویہ درست کریں اور عدالت کو دھمکانے کے بجائے اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری پوری کریں جس پر وہ دوبارہ بیانی ہیں کہ عدالت کا جودل چاہے وہ ضبط تحریر میں لاتی رہے اور وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب کچھ لکھا جائے مگر ان کا معدہ خراب ہے وہ شہادت نہ کروا سکتے ہیں التوا دیا جائے۔

اس وقت دو بج چکے ہیں اور وقت عدالت بوجہ رمضان المبارک ختم ہو چکا ہے لہذا کارروائی مقدمہ بغرض شہادت استغاثہ ملتوی بتقرر 26.07.12 کی جاتی ہے۔

اس مرحلہ پر کونسل ملزمان بیانی ہیں کہ ان کے ملزم کی درخواست ضمانت 27 تاریخ کے لئے مقرر رو برو فاضل عدالت عظمیٰ ہے اس لئے اس تاریخ سے پہلے وہ کسی طور بھی شہادت قلمبند نہ ہونے دیں گے چاہے عدالت جو مرضی کرے اس لئے آئندہ تاریخ مقدمہ مذکورہ بالا تاریخ کے بعد کی مقرر کی جائے۔ فاضل کونسل کا رویہ انتہائی غیر مناسب اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے اور عدالتی روایات کے برعکس ہے ان کو سمجھایا گیا کہ وہ اپنے اور عدالتی وقار کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے شہادت قلمبند کرنے میں مکمل تعاون کریں تاکہ اس مقدمہ میں حسب ڈائریکشن جلد فیصلہ کیا جاسکے ان کو مزید بتایا گیا ہے کہ عدالت کو اس مقدمہ میں کوئی دلچسپی نہ ہے اور اگر وہ عدالت کے رویہ سے مطمئن نہ ہیں تو بمطابق قانون اپنی دادرسی بابت منتقلی مقدمہ مجاز فورم پر حاصل کر سکتے ہیں۔

2۔ یہ واضح ہے کہ فاضل ٹرائل عدالت نے نہایت صبر اور ہچکچاہٹ دکھائی لیکن درخواست گزار کے وکیل نے ایسا رویہ اپنایا جس سے انصاف کی فراہمی میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ جناب مقبول الہی ملک سنئیر ASC نے صریحاً بتایا کہ سائل کے وکیل کا رویہ ٹرائل عدالت کے سامنے نہایت غیر مناسب اور ناقابل بیان تھا۔ سوال کرنے پر یہ بتایا گیا کہ ملک حیدر زمان وکیل سائل کا آج کی تاریخ تک مسلسل وکیل رہے۔ درخواست گزار کے فاضل وکیل نے بحث کی ہے کہ کسی ایک بھی گواہ کی شہادت کو آج تک قلمبند نہیں کی گئی۔ حکمنامہ میں درج بالا درخواست گزار کے وکیل کے رویہ کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ دلیل کچھ

حد تک متعلقہ ہے درخواست گزار کے فاضل وکیل نے بیان کیا کہ ایسے رویے کے نتائج درخواست گزار پر اثر انداز نہیں ہونے چاہئیں، کیونکہ اُس کے مطابق درخواست گزارزیر دفعہ 497 ضابطہ فوجداری ضمانت کا قانونی حق حاصل کر چکا ہے۔

3۔ اپنی دلیل کی مدد کے لئے اس نے مقدمات بعنوان رحیم بخش وغیرہ بنام سرکار (PLD 1986 Karachi) 224 اور زاہد حسین شاہ بنام سرکار PLD 1995 SC 49 کا حوالہ دیا۔ ہم نے بیان کی گئی نظائر کو دیکھا ہے اور یہ نوٹ کیا ہے کہ یہ موجودہ مقدمہ کے حالات و واقعات پر لاگو نہیں ہوتے کیونکہ یہ واضح طور پر واقعات کی بنیاد پر منفرد ہے۔ اس مقدمہ میں سائل نے اپنے رویے اور بذریعہ وکیل نمائندگی کے ذریعے سے حقیقت میں مقدمہ کی کارروائی میں رکاوٹ ڈالی ہے۔ ایسی صورت حال مثال میں نہیں تھی جس کا حوالہ سائل کے فاضل کونسل نے دیا۔ سائل نے اسی کونسل کو رکھتے ہوئے اپنے کونسل کے رویے کی معافی اختیار کی۔ لہذا سائل کے فاضل کونسل کی استدعا غلط ہے جو موجودہ درخواست خود ہی ثابت کرتی ہے کہ ضمانت کی رعایت یا آئین کے آرٹیکل 185 کے تحت ہمارا اختیار استعمال نہیں کیا جاسکتا جب کہ اوپر بیان کیا ہے اور ٹرائل کورٹ کے حکم مورخہ 21.07.12 میں ہے۔

4۔ ایک لائق محنتی اور اصولی بار ہمارے عدالتی نظام کا لازمی عنصر ہے یہ نظام صحیح طور پر کام نہیں کر سکتا جب تک ارکان بار لیگل پریکٹیشنرز اور بار کونسل ایکٹ 1973 میں دیئے گئے طرز عمل پر ثابت قدم نہیں رہیں گے۔

5۔ لہذا درخواست خارج کی جاتی ہے۔ حکم کی کاپی پنجاب بار کونسل کو ملک حیدر زمان کے خلاف انضباطی کارروائی کے لئے بھیجی جائے گی۔ حکم کی ایک نقل معزز چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کو بھیجی جائے گی۔ ہم فاضل ٹرائل کورٹ کو داد دیتے ہیں جس نے حرمت اور استقامت کے ساتھ اشتعال انگیزی اور حالات کا سامنا کیا۔ دفتر اس حکم کی کپی ٹرائل جج کو بھی بھیجے گا جو مورخہ 21.07.12 کی سماعت کا افسر جلیس تھا۔

جج

جج

جج

اسلام آباد

31 اگست 2012ء

